گر گئے ہو تو اُٹھنا بھی سیکھو

محمد وکیل

بی۔ایل۔4،مکان نمبر5، کانکی نارہ،24 پرگنہ (نارتھ)۔743126 کولکاتہ

میں طالب علمی کے زمانے میں جب انگلش کی ایک کتاب پڑھ رہا تھا تو اس میں انگلش کا یہ جملہ مجھے بہت پسند آیا۔" BOTH JOY AND SORROW COME IN OUR LIFE" اس جملے کے مفہوم کی روح میں اُتر کر اگر ہر طالب علم غور وفکر کرنے کی عادت ڈالے تو اسے اپنی "ناکامی" سے گھبرانے اور راہِ فرار اختیار کرنے کے بجائے اس کے اندر اپنی ہاری ہوئی بازی کو جیتنے کی جستجو پیدا ہو جائے گی۔ انسان ایک ایسی مخلوق ہے کہ ناکامی اس کو فکری گہرائی عطا کرتی ہے۔ کامیابی کے ساتھ ناکامی بھی انسانی زندگی کا اہم جز ہے۔ اللہ نے انسان کی زندگی کو صرف کامیابی یا صرف ناکامی سے منسوب نہیں کیا ہے۔ بلکہ غم اور خوشی کی طرح کامیابی اور ناکامی بھی ہماری زندگی کے لازمی حصّے ہیں۔ میری غزل کے اشعار بھی اسی قبیل میں شامل ہوتے ہیں:

دیکھو ایسا مت سمجھو
مجھ کو پسپا مت سمجھو
دکھ ہی اپنا ساتھی ہے
سکھ کو اپنا مت سمجھو

زندگی کی جدوجہد میں کبھی کوئی آگے بڑھ جاتا ہے اور کوئی پیچھے رہ جاتا ہے۔ کوئی غالب ہو جاتا ہے اور کوئی مغلوب، مگر اس دنیا کے امکانات اتنے زیادہ ہیں کہ کبھی کسی کے لیے حد نہیں آتی۔ یہاں ہر بچھڑے ہوئے کے لیے دوبارہ آگے بڑھنے کا امکان ہے۔ ضرورت صرف یہ ہے کہ آدمی زیادہ بڑے پیمانے پر عمل کرنے کے لیے تیّار ہو جائے۔ دیکھا یہ جا رہا ہے کہ امتحان میں کم نمبر لانے کے سبب یا فیل ہو جانے کی وجہ سے طالب علم دل برداشتہ ہو کر حصولِ علم سے علیٰحدگی اختیار کر لیتا ہے، لیکن یہ راستہ یا طریقہ اس مسئلے کا حل نہیں ہے۔ اس طرح تو زندگی کے ہر جنگ میں ہارنے کے بعد حوصلہ کھونے کی بری لت پڑ جائے گی۔ زندگی بڑی کٹھن اور دشوار راہوں سے گزرتی ہے اور ان مراحل سے نبرد آزما ہونے کے لیے اللہ نے انسان کے اندر حوصلہ عطا کیا ہے۔ دنیا میں سبھی لوگ پہلی ہی کوشش میں کامیاب نہیں ہو جایا کرتے ہیں۔ نصیب اور ذہانت کی بات ہے کہ کسی کو زیادہ اور کسی کو کم محنت سے منزل مل جاتی ہے۔ میرا یہ شعر شاید آپ کو حوصلہ دے:

چہرے پر قہّاری رکھ
دل اپنا غفّاری رکھ
منزل مل ہی جائے گی
کوشش اپنی جاری رکھ

آج کے دور میں مسلسل اور متواتر تگ و دو اور کوششِ پیہم کو اپنا مشغلہ اور اپنا وطیرہ بنانا ہوگا۔ گر کر اُٹھنے کی عادت ڈالنا ہوگی۔ ہمارے ایک استاذ، محترم مدھیامک میں کمپارٹمنٹل ہوئے۔ انھوں نے دوبارہ ایگزام دے کر میٹرک

امتحان مکمل کیا۔ وہ اپنی اس معمولی کامیابی سے مایوس اور دل برداشتہ نہیں ہوئے۔ تعلیمی سلسلہ کو برقرار رکھا۔ محسوس کیا کہ بہتر نتیجہ کرنے کے لیے بہتر محنت کی ضرورت ہے۔ اس لیے استادِ محترم نے اپنی اس معمولی کامیابی کو خاطر میں لائے بغیر اپنی محنت اور کوشش کی رفتار کو تیز کر دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ وہ ایم۔ اے کے ایگزام میں (اردو) گولڈ میڈلسٹ سے سرفراز کیے گئے، اگر انھوں نے اپنی کل کی معمولی کامیابی سے دل چھوٹا کر کے تعلیم کا سفر بند کر دیا ہوتا تو ان کو نہ اعلیٰ تعلیم یافتہ ہونے کا اعزاز حاصل ہوتا اور نہ آج ہم ان کے حوصلہ کو پتوار بنا کر نسلِ نو کو ترغیب دینے کے لائق ہوتے۔ دنیا کے کسی بھی امتحان میں ناکام ہونے کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ پھر اپنی کوشش کا سلسلہ بند کر دیا جائے، لیکن ہم خود سے اپنے مقدّر کا فیصلہ کیوں کرنے لگیں۔ ہمارا کام اپنے نصب العین کی جانب متواتر اور مسلسل کوشش میں مستغرق رہنا ہے اور مسلسل سنجیدہ کوششیں مکمل نہیں تو کسی حد تک ضرور کامیابی سے ہمکنار ہوتی ہیں۔ ہماری پہلی ناکامی زندگی کی تمام کوششوں کو ناکام بنانے کا ضامن نہیں بن سکتی۔ حوصلہ کو ریزہ ریزہ نہیں ہونے دینا ہے۔ آج بہت سارے لوگ ناکامی سے گزر کر ہی کامیابی کی بلندی پر براجمان ہیں۔ یکلخت جو منزلِ مقصود پر پہنچ چکے ہیں، ہمیں اُن کو نہیں دیکھنا ہے۔ ہمیں اُن کو ترغیب کا ذریعہ بنانا ہے جو FAIL ہو کر مایوسیوں کو اپنا ساتھی بنانے کے بجائے از سرِ نو اپنی صلاحیت میں نکھار پیدا کرنے اور کوشش جاری رکھنے کے عمل سے ہمارے لیے مشعلِ راہ بنے ہوئے ہیں۔ ہمیشہ اپنے اعتماد کو بحال رکھنا چاہیے۔ کیوں کہ معروف روسی فلسفی ''لیوٹالسٹائی'' کا قول ہے ''اعتماد ہی زندگی کی متحرک قوت ہے۔''

آیے ہم تہیّہ کریں کہ آج کی ناکامی ہماری کل کی جدو جہد اور سعیِ پیہم میں رکاوٹ اور رخنہ ثابت نہیں ہوگی اور ہم گر کر بھی اُٹھنے کا ہنر جانتے ہیں، کیوں کہ:

گرتے ہیں شہسوار ہی میدانِ جنگ میں
وہ طفل کیا گرے جو گھٹنوں کے بل چلے

OO

قابل توجہ

- ''ایوانِ اردو'' اور ''بچوں کا ماہنامہ امنگ'' میں مضامین اور دیگر نگارشات بھیجنے والے قلمکار حضرات سے گزارش ہے کہ وہ اپنے قلمی نام کے ساتھ ساتھ اپنا انگریزی میں نام، بینک اکاؤنٹ کی تفصیلات، اپنا بینک پاس بک میں درج نام، مکمل پتہ اور فون نمبر ضرور لکھیں۔ بصورت دیگر ادارہ آپ کی تخلیق شائع کرنے سے قاصر رہے گا۔
- ''ایوانِ اردو، دہلی اور ''بچوں کا ماہنامہ اُمنگ'' کو کثیر تعداد میں قلمکاروں کی نگارشات موصول ہوتی ہیں۔ تمام قلمکاروں کو جواب دینا ممکن نہیں ہوتا، جو تخلیقات برائے اشاعت منظور کر لی جاتی ہیں، ان کو حتی الامکان جواب دے دیا جاتا ہے۔ جن لوگوں کو منظوری کا جواب موصول ہو جائے وہ اپنی تخلیق دوسری جگہ برائے اشاعت روانہ نہ فرمائیں، جو قلمکار ایسا کرتے ہیں یہ ادبی اور اخلاقی بددیانتی ہے۔ ادارہ ایسے قلمکاروں کو ''بلیک لسٹ'' کرنے میں حق بہ جانب ہوگا۔
- قلمکار حضرات سے گزارش ہے کہ ''ایوانِ اردو، دہلی اور ''بچوں کا ماہنامہ اُمنگ'' سے متعلق اپنی تخلیقات، تبصرے اور خطوط صرف درج ذیل ای۔ میل پر ہی روانہ فرمائیں۔ — ادارہ

E-mail: aiwaneurduumangdelhi@gmail.com